حجاب — نیکیوں کا لباس

مولوی محمد انس

معہد الخلیل الاسلامی

اللہ جل شانہ کی فیضان قدرت نے کارخانۂ عالم کو چند اٹل اصولوں کے تحت قائم کیا ہوا ہے ان بیش بہا اصولوں میں سے ایک اصول یہ ہے کہ جس چیز میں، جس صنعت میں، جو قابلیت، صلاحیت اور طبیعت ودیعت کی گئی ہے اسے ان قابلیتوں، صلاحیتوں اور طبیعتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے زیر استعمال لایا جائے۔ یہ ایک اٹل اصول ہے اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اصول فطرت سے سرتابی بہت تباہ کن اثرات مرتب کرتی ہے۔

قدرتِ خداوندی نے نظام انسانیت کو صحیح نہج، اور درست سمت پر چلانے کے لیے عورت اور مرد کے اندر بھی جداگانہ قابلیتیں، متنوع صلاحیتیں اور مختلف طبیعتیں ودیعت کردی ہیں اور دونوں کے دائرۂ کار کی حد بندی کردی ہے۔ مرد کو عورت کا حاکم بنایا ہے۔ اہل وعیال کے نان نفقہ کی ذمہ داری وابستہ کی ہے، نبوت وامامت اور سلطنت وحکومت کا گراں بار ڈالا ہے اور عورت کو اپنے خاوند کے گھربار، اموال واسباب کا ذمہ دار، اس کی تسکین خاطر کا ذریعہ اور اس کی اولاد کی حسین تربیت کا زینہ بنایا ہے، یہ تو تھی مرد وعورت کی خدائی حد بندی اور دائرۂ کار، آپ کے گوشۂ خیال میں دونوں کی امتیازی صلاحیتیں اور اوصاف کے جاننے کی بھی جستجو پیدا ہوئی ہوگی، لیجیے وہ بھی ملاحظہ فرمالیں۔

o عورت کا دل اور پھیپھڑے مرد کے دل اور پھیپھڑے سے چھوٹے ہوتے ہیں۔ o جسم کے بعض غدود بھی دونوں میں حد امتیاز قائم کرتے ہیں۔ o عورت کے قد کا اوسط طول مرد کے قد کی اوسط درازی سے بارہ سینٹی میٹر کم ہوتا ہے۔ o عورت کے جسم کا متوسط ثقل مرد کے جسم کے متوسط ثقل سے پانچ کلو کم ہوتا ہے۔ o حواس خمسہ جن پر انسان کی عقلی اور دماغی نشوونما کا مدار ہے، میں عورت کے حواس خمسہ مرد کے مقابلے میں ضعیف تر ہیں۔ o مرد کی صوتی رگیں عورت کی صوتی رگوں سے لمبائی میں دگنی ہوتی ہیں۔ o عورت کے دل کی دھڑکن مرد سے تیز ہوتی ہے۔ o مرد کے جسم میں ۸۷ فی صد قوت اور باقی گوشت، چربی ہوتی ہے جب کہ عورت میں قوت کا تناسب صرف ۵۴ فی صد ہے، مرد کے مقابلے میں عورت جلدی تھک جاتی ہے، عورت میں وزن اٹھانے کی استعداد بھی مرد کے مقابلے میں کم ہے۔ o مرد کے مقابلے میں عورت کے بدن کی نشوونما تیزی سے ہوتی ہے۔ o عورت جلد مضطرب اور خائف ہوجاتی ہے، مرد نہیں۔ o عورت مرد کی بہ نسبت جذبات کی رو میں جلد بہہ جاتی ہے، اثر لینے کا مادہ اس میں زیادہ ہے۔ o خواب دیکھنے کی عادت مرد کے مقابلے میں عورت کو زیادہ ہوتی ہے۔ o مرد کا ذہن عملی نوعیت کا ہوتا ہے وہ حقیقت کی دنیا میں رہ کر سوچتا ہے اور ٹھوس نتائج برآمد کرتا ہے جب کہ عورت ایسی نہیں۔ o عورت میں عقل کی کمی ہے، عقل میں مرد بڑھے ہوئے ہیں۔

ان تمام تر تفصیلات سے دل میں یہ بات نقش ہوگئی ہوگی کہ مرد اور عورت دونوں میں کتنا امتیازی اختلاف موجود ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اسی کے اعتبار سے ان کی صلاحیتیں اور دائرۂ کار ہو، اور یہ دائرۂ کار اللہ جل شانہ کی شان فیاضی نے خود بتادیا ہے، ان تمام چشم کشا حقائق سے سرمو انحراف کر کے مرد وزن میں مساوات کے نعرے لگانا، حجاب نسواں کو دقیانوسیت سے تعبیر کرنا بذات خود جہالت، ناانصافی، حقائق سے چشم پوشی اور مغرب پسندی ہے۔

حجاب نسواں ایک فطری امر ہے، حجاب کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی خود نوع انسان قدیم ہے۔ دور جاہلیت کے عرب شرفاء بے پردگی اور مرد وزن میں آزادانہ اختلاط کو معیوب سمجھتے تھے۔ ارض ہند میں ہندو، بدھ مت اور دیگر مشرکانہ مذاہب میں بھی مردوں اور عورتوں کا بے محابا اختلاط گوارہ نہ تھا، انسان اول سے لے کر گزشتہ دو ڈھائی صدی پہلے تک عورت چراغ خانہ اور گھر کی زینت رہی، لیکن جب فرنگی اقتدار نے یہاں اپنے پنجے گاڑے تو اپنے نظام تعلیم کا ڈنکا بجایا، اب تمام سابقہ روایات دم توڑ گئیں، خاتونِ خانہ ''سبھا کی پری بن گئی'' گھر کی ریاست کی مالکہ بازاروں کی زینت بننے لگی، نام نہاد تہذیب وتمدن کی ترقی میں برسرِ بازار حصہ لینے لگی۔

اب کیا تھا؟ قانونِ قدرت سے انحراف اپنی تاریخ مرتب کرنے لگا، شرم وحیاء جاتی رہی، غیرت کا جنازہ نکل گیا، وہ نوجوان جو پاکیزہ معاشرہ کا ایک ستون تھا، کی مضبوطی میں ضعف رسنے لگا اس کی نظر وفکر بدل گئی۔ قلب ودماغ میں شہوانی جذبات کروٹیں لینے لگے، زنا کی کثرت ہوگئی، ناجائز اولاد کا ریلا امنڈ آیا، قحبہ خانے آباد ہونے لگے، گھریلو زندگی اجڑ گئی، معاشرے سے سکون ختم ہوگیا، قبیلوں کے قبیلے بکھر گئے، غرض نقاب اترا، حیا اتری، حیا اتری تو سر کا آنگن سرک گیا، رفتہ رفتہ چست اور عریاں لباس زیبِ تن کیے جانے لگے، بمصداق حدیث'' قربِ قیامت میں ایسی عورتیں ہونگی کہ لباس زیبِ تن ہونے کے باوجود ننگی ہوں گی'' اور یوں پورا معاشرہ بے چینی، بے قراری اور ابتری میں مبتلا ہوگیا۔

لیکن وہی مغربی تہذیب جس کی اندھی تقلید مغرب زدہ مسلمانوں نے اپنے شعار بنالیا ہے اب گھٹنے ٹیک رہی ہے گورباچوف اپنی کتاب ''پرسترائیکا'' میں لکھتا ہے:

> ''مغربی سماج میں عورت کو گھر سے باہر نکالا گیا، اسے آزادی دینے کے نتیجے میں یقیناً ہمیں معاشی فوائد حاصل ہوئے اور پیداوار میں کچھ اضافہ ہوا، کیوں کہ مرد بھی کام کررہے ہیں تو عورتیں بھی، مگر پیداوار میں اضافہ کے باوجود عورت کی آزادی کا جو لازمی نتیجہ برآمد ہوا وہ یہ کہ ہمارا فیملی سسٹم تباہ ہوگیا اور فیملی سسٹم کی تباہی کے نتیجے میں ہمیں جو نقصان پہنچا ہے وہ ان کے فوائد سے زیادہ ہے جو پیداوار میں اضافہ کے نتیجے میں ہمیں حاصل ہوئے تھے اس لیے میں اپنے ملک میں ''پروسترائیکا'' کے نام سے ایک تحریک شروع کررہا ہوں اس سے میرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عورت جو گھر سے باہر نکلی ہے اسے واپس گھر میں لایا جائے اس کے لیے ہمیں طریقے سوچنے پڑیں گے تاکہ فیملی سسٹم کی تباہی سے کہیں ہماری پوری قوم تباہی سے دوچار نہ ہوجائے۔'' ☆☆☆